صحت مند بچوں کا بڑھنا

(۱)

مسٹر اور مسز جونز کے مرجھائے ہوئے چہرے تھے۔ اور
وہ کونسلر کے کمرے میں داخل ہوئے۔ انہوں نے اپنے نوجوان
بیٹے جیسم اور اسکی چھوٹی بہن ایما کیلئے دروازہ کھولا۔ جب
خاندان بیٹھ گیا تو والدین نے اپنے بچوں کیطرف دیکھا جیسے وہ کچھ
کہنا چاہتے ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔
کونسلر کو اپنی رام کہانی بتاؤ۔

بات یہ تھی کہ بچے اسکول میں ناشائستہ حرکات کرتے
تھے۔ اور یہ باتیں ان کی کلیسیا کے لوگ بھی جانتے تھے۔ دراصل
جونز اپنے خاندان کے اخلاق و آداب کی تربیت صحیح نہیں
کر رہا تھا۔ جونز ایک کامیاب بیوپاری تھا اور اپنے خاندان
کے ہر فرد کو اپنے نامعقول سٹینڈرڈ کے مطابق زندگی بسر
کرنے کی توقع رکھتا تھا۔ مسز جونز اپنے خاوند کی غیر معمولی
کام کی تفصیلات سے مایوس ہو چکی تھی۔ اور اسی وجہ سے
وہ بچوں پر چیختی چلاتی اور ان کی ناکامیوں کو اچھالنے کی
عادت پڑ گئی تھی

جونز کلسیوں کے خط کے تیسرے باب کی اکیسویں آیت
کو بھول گیا تھا۔ جہاں لکھا ہے "اے اولاد والو اپنے فرزندوں
کو دق نہ کرو۔ تاکہ وہ بے دل نہ ہو جائیں"

بچوں کو الزام دینا کہ آپ کی وجہ سے ہمارے
خاندانی مسائل ہیں۔ لیکن خدا کا کلام ایسا کہنے کی اجازت
نہیں دیتا۔ بچوں پر فرض ہے کہ والدین کا حکم بجا لائیں۔ لیکن
خدا والدین کو حکم دیتا ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت خدا کے
خوف میں کریں۔ اور انکو مایوس و پریشان نہ کریں۔

جو والدین اپنے بچوں کو غصہ دلاتے ہیں ان کا بے حد
نقصان کرتے ہیں۔ اور ان کو پست ہمت بناتے ہیں۔
مسئلہ کو سمجھنا چاہیے۔

خداوند نے جو مخاطب ہوتا ہے؟ جو والدوں سے
خصوصی طور پر مخاطب ہوتا ہے وہ خدا ہے۔ خدا ماں اور
باپ دونوں سے مخاطب ہوتا ہے۔ جب لفظ "والدوں"
استعمال ہوتا ہے تو اسکا مطلب ہے "والدین" (عبرانی 11/23)
اس کے علاوہ "والدوں" کو خاندان کے عہدہ کا سر کہا
گیا ہے۔ والدوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ بچوں کو دق
نہ کریں۔ اگر مائیں بچوں کو غصہ دلاتی ہیں۔ تو والدوں
کو خاموش تماشائی بن کر کھڑے نہیں رہنا۔

دق یا غصہ دلانے کا کیا مطلب ہے؟

کلسیوں 3/21 میں جو لفظ استعمال ہوا ہے۔ وہ "دق" ہے
یعنی غصہ دلانا۔ میتھیو ہنری اس لفظ کو یوں بیان کرتا
ہے کہ والدین بچوں پر سختی اور تنگ نظری کا سلوک
کرتے ہیں۔ وہ لگام کو کس کر رکھتے ہیں ان کے
جذبات ابھارتے اور انکے حوصلے پست بناتے ہیں۔

کئی سال گزرے ہیں کہ مجھے دعوت ملی کہ
میں ملیبی اور مشکل گھڑ سواری میں حصہ لوں۔ ڈر
اور خوف اور ناتجربہ کاری کی بنا پر میں نے لگام کو
مضبوط زور سے کس کے پکڑا کہ لگام کے دھانہ سے
گھوڑے کے منہ کو دق کرنا شروع کر دیا۔ گھوڑا بدکنے
لگا۔ میں ڈر سے گرنے لگا۔ میں اسکی لگام کھینچنے کے

(3)

سب اس کو غصہ دلا رہا تھا۔ وہ دوڑنے کو راضی
تھا لیکن میں اسکی لگام کھینچ کر اس کو دوڑنے سے معذور
تنگ کر رہا تھا۔

افسیوں 6/4 میں پولس اولاد والوں کو دو
باتیں لکھتا ہے۔ ایک طرف وہ اپنے فرزندوں کو غصہ
دلاتے ہیں۔ دوسری طرف وہ خداوند کی طرف سے تربیت
اور نصیحت دیکر انکی پرورش کرتے ہیں۔ پولس
ان دو باتوں کا مقابلہ موازنہ کرتا ہے ہم صبر سے کام نہیں
لیتے اور خدا کی طرف تربیت دلانے میں انسانی
حربہ استعمال کرتے ہیں اور یوں بچوں کو غصہ دلاتے
ہیں۔

حوصلہ شکنی کیا ہے؟

اس کا مطلب ہے طاقت کو کھو بیٹھنا یا جذبہ
جاتے رہنا۔ حوصلہ شکن بچے امید کھو بیٹھتے ہیں کوشش
کرنا چھوڑ دیتے ہیں جب بچے کہیں کہ مجھے اسکی پرواہ
نہیں یا مجھے اسکی کچھ فکر نہیں۔ تو یہ باتیں اسکی حوصلہ
شکنی ظاہر کرتی ہیں۔ دل شکستہ بچوں کے اس
رویہ کو ان کے دل سے نکال دینے کی ترغیب دینی
چاہیئے۔ والدین کو ایسی باتوں سے انکو روکنا
چاہیئے۔ مزدور بچے ہیں جو زندگی میں آگے بڑھنا
اور ترقی کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

خطرہ چھوڑو

چھڑی کا جائز اور صحیح استعمال کرو۔ امثال 13/24

(4)

"وہ جو اپنی چھڑی کو باز رکھتا ہے اپنے بیٹے سے کینہ رکھتا ہے"
بچوں کو بتاؤ کہ گناہ سے دکھ پہنچتا ہے۔ اگر والدین بچوں کو بتاتے نہیں تو بچے خدا پرست نہیں بنتے کیونکہ وہ گناہ کو مہلک اور خطرناک نہیں سمجھتے۔

کبھی چھڑی کا سختی سے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اپوکریفا میں آیا ہے۔ "وہ جو اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے اکثر اسکو کوڑے مارتا ہے۔ اسکی گردن نیچے جھکا کر خوب مارتا ہے۔" یہ مسیحی تربیت نہیں

"صاحب فہم پر ایک جھڑکی احمق پر سو کوڑوں سے زیادہ اثر کرتی ہے" (امثال 17/10) ہنری میتھیو والدین پر زور دیتا ہے کہ اپنی حاکمیت استعمال کرو لیکن صبر سے سختی سے نہیں۔ اگر بچے آپ کی سختی سے آپ کی محبت کو بھول جائیں تو آپ ان سے اچھا نہیں کرتے۔

ابتر گھر کا سربراہ

خدا ابتری کا خدا نہیں (1-کرنتھیوں 14/33) اس نے ہمیں اپنی صورت پر پیدا کیا۔ کہ ہم نظم و نسق کو ترقی دیں ابتر گھر بچوں کو بے دل بنا سکتا ہے۔ گھر میں متواتر گندگی، صحت و صفائی کا فقدان بچوں کی تربیت پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ وقت پر نہ کھانا یا نہ سونا ~~بچوں~~ بچوں کو پریشان کرتا ہے۔ جبکہ خدا نظم و ضبط چاہتا ہے۔

غیر مناسب امیدیں رکھنا

بعض والدین اپنے بچوں سے کوئی امید وابستہ

(5)

نہیں رکھتے۔ تو ایسی حالت میں بچے طاقت اور جذبہ کھو
سکتے ہیں کیونکہ انکی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی۔ انہیں آگے
کی چیزوں کی طرف بڑھنا ہے۔ (فلپی 3/13) لیکن چند گھروں
میں اسکے برعکس ہے۔ تجربہ شاید یہ ہے کہ خیالی معیار
لگانا مایوسی کا گھر ہے۔ اپنے بچوں سے مناسب باتیں
شروع کرو۔

غم زدہ گھر بنانا

چند گھروں میں بچوں کیساتھ اچھا برتاؤ نہیں ہوتا
خدا اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ بعض والدین شاید ہی
اپنے بچوں کو مبارک دیتے یا حوصلہ افزائی کرتے
ہیں۔ اس کے برعکس ان کی غلطیوں اور کمزوریوں
پر انگلی رکھتے ہیں۔ والدین کو کبھی اس بات
نہیں بھولنا چاہیے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت
پر بنایا۔ ایمانداروں کے بچے خدا کے عہد میں شریک
ہیں۔ (1-کرنتھیوں 7/14)

ہم تن ہو کر بات کرو۔

بہت دفعہ بچوں کے متعلق ماں باپ اور ماں
کی علیحدہ علیحدہ رائے ہوتی ہے۔ ایک ان میں شاید
نرمی کا سلوک کرتا ہے۔ دوسرا شاید سخت سلوک
کرتا ہے۔ ایسا دو رویہ بچوں کیلئے نہایت
خطرناک ہوتا ہے۔ اختلاف رائے رکھنے کی
بجائے بیوی کو اپنے خاوند کی لیڈرشپ کے تابع
رہنا چاہیے (کلسیوں 3/18) اور کبھی بہت سی زبردست

(6)

وجوہات میں جو بچوں کو دل برداشتہ بناتی ہیں۔ اچھے ڈاکٹر کی طرح والدین کو اپنے بچوں کی روحانی صحت کا اندازہ لگانا چاہئیے۔ اور انکی بیماری کا پتہ کرنا چاہئیے۔ شیشہ میں دیکھنے سے داغ کا پتہ لگ جاتا ہے۔

مسیح کو اپنے خاندان کا مرکز بناؤ

چند مسیحی گھرانوں میں مسیح خاندان کا مرکز نہیں۔ بہت دفعہ ہم اپنی راستبازی کا ڈھول بجاتے ہیں اور بچوں سے ایسی ہی راستبازی کی توقع رکھتے ہیں یہ اصول غیر مسیحی خاندان میں ہے۔ ہم یہ گیت گاتے ہیں "میری آس امید کسی اور پر نہیں سوائے مسیح کے خون اور اسکی راستبازی پر" کیا ہم اپنے گھرانوں میں ان الفاظ کو استعمال کرتے ہیں؟

مسیح کو اپنے خاندان کا مرکز بنانے کا یہ بھی مطلب ہے کہ اپنے بچوں کو تعلیم دیں کہ کیسے مسیح کے پاس آئیں۔ بہت دفعہ ہم اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں کہ والدین اور بزرگوں کی عزت اور انکا حکم ماننا چاہئیے۔ لیکن ہم ان کی مشکلات کو جاننے اور مسیح میں انکو حل کرنے میں مدد نہیں دیتے۔ مسیح نے کہا "میرا جوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا" (متی 11: 29-30) بچوں کو بتانے کی اشد ضرورت ہے کہ مسیح میں آرام و چین حاصل ہوتا ہے۔ خدا نہ کرے کہ ہم اپنے بچوں کیلئے مشکلات پیدا کریں۔

(7)

اپنے خاندان میں فضل کا دیا جلاؤ

آپ کے گھر میں کونسا اصول چلتا ہے؟
فضل یا شریعت؟ شریعت صرف یہ بتاتی ہے کہ خدا
کی مرضی یہ ہے۔ اور ہمیں اسکی مرضی کو ماننا چاہیئے۔
صرف فضل ہی بتاتا ہے کہ کیسے خدا کو خوش کرنا ہے۔
ولیم میکڈگس بیان کرتا ہے کہ والدین
کو ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے کہ بچے بغیر خوف و ڈر
کے خوشی کے ساتھ حکم مانیں۔ ہم مثبت باتوں پر زور
دیں اور محبت اور اعتماد کا ماحول پیدا کریں۔
فرض کریں کہ آپ کو کام مل گیا ہے اور آپ کام
پر جاتے ہیں۔ آپ کو پہلے دن کام سکھانے والا محض
نفی کی ہدایات دیتا ہے۔ مثلاً "کام کرنے میں دیری نہ
کریں۔ باس میٹنگ میں ہو تو اسے مخل نہ کریں۔ اپنی ذات
کیلئے آفس فون استعمال نہ کریں۔" آخرکار آپ ان باتوں
سے حیران ہونگے۔ آپ اپنے آپ سے پوچھیں گے میرا کام
کرنے کا فرض کیا ہے؟ مجھے اپنا کام کس طور سے کرنا ہے"
بچوں کے ساتھ ہمارا ایسا رویہ انکو مشتعل کرتا ہے۔
والدین کی نرم مزاجی بچوں کی تصحیح کرتی ہے
بچوں کو یقین اور پورا بھروسہ دلائیں کہ وہ جیسے بھی ہیں
آپ والدین انکو پیار کرتے ہیں
آپ کا نمونہ معافی کا ہو۔
آپکے بچوں کے سامنے معافی کا نمونہ ہو۔
بچپن سے بچوں کو بتایا اور دکھایا نہیں جاتا کہ
دوسروں سے اپنے گناہوں کی معافی کس طرح مانگیں

(8)

چاہیے۔ ہمیں انکو معافی مانگنے کیلئے بتانا ہے۔ اب
جیسا وہ سمجھیں معافی مانگیں۔

دوسروں کی صلاح لے لو

پختہ ارادے والے والدین پاسبانوں اور ایلڈروں سے
اپنے لئے اور بچوں کیلئے صلاح لیتے ہیں۔ وہ ان
کتابوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو والدین پر لکھی گئی
ہیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں جو ان والدین کے بارے لکھی ہیں
جو روحانی تھے۔ ٹیڈ ٹریپ (Tedd Tripp) کی کتاب
Shepherding a child's heart اور ایک دوسری کتاب جوئیل بیکی
Joel Beeke کی "Parenting by God's promises" ہیں

ہمارے بچے مقدس امانت ہیں
ہمیں ان پر حکم نہیں چلانا بلکہ ان سے دلی محبت کرنا
ہے۔ اور خدا کے خوف میں ان کی تربیت کرنی
ہے۔